① Lesson No 4 (Part 1)

اسم کی ~~[illegible]~~ تقسیم بلحاظ تعداد

جیسے lessons میں ہم نے پڑھا کہ جو بھی ~~[illegible]~~ آواز ہماری زبان سے ادا ہوتا ہے وہ لفظ کہلاتا ہے۔

بامعنی ہے تو اسکا معنی موضوع۔ بے معنی ہے تو مہمل

بامعنی کے لحاظ سے موضوع کی پھر دو اقسام ہیں۔ اگر ایک لفظ ہے تو مفرد / کلمہ کہلائے گا۔

کئی الفاظ کا مجموعہ ہے تو مرکب کہلائیگا۔

پھر ہم نے مفرد کو لے کر اسکی تقسیم اسم۔ فعل اور حرف کی تعریف پڑھی۔

عربی زبان دراصل پوری کی پوری ان ہی کلمات کا مجموعہ ہے۔

پہلے ہم نے اسم کو پڑھنا شروع کیا۔ تعریف، علامات جاننے کے بعد تقسیم شروع کی۔ پہلی تقسیم بلحاظ جنس پڑھی۔ اور اب دوسری تقسیم بلحاظ تعداد پڑھیں گے۔

اسم کی تقسیم بلحاظ تعداد

- واحد
- تثنیہ
- جمع

واحد: وہ لفظ جو کسی چیز کے/کسی فرد کے ایک ہونے کا مفہوم دے۔ Singular

جیسے كِتَابٌ - ایک کتاب۔ قَلَمٌ - ایک قلم۔

مُسْلِمٌ - ایک مسلمان۔ رَجُلٌ - ایک آدمی

تثنیہ: اکثر زبانوں میں تعداد کے لحاظ سے اسم کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جبکہ عربی زبان میں ایک اور تقسیم ہے۔ اسکو تثنیہ کہا جاتا ہے۔ تثنیہ وہ لفظ جو دو کا مفہوم دے۔ Dual

جیسے۔ کتابان۔ دو کتابیں۔ قلمان۔ دو قلم

مسلمان۔ دو مسلمان۔ رَجُلانِ۔ دو آدمی

(2)

تثنیہ بنانے کا قاعدہ: (i) - کسی واحد/مفرد کے آخر میں الف اور نون مکسور (کسرہ والا نون) لگا دیا جاتا ہے۔

جیسے مسلمٌ سے مسلمانِ

(ii) واحد/مفرد لفظ کے آخر میں فتحہ لگا کر ی اور نِ مکسور کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

جیسے - مسلمٌ مسلمَینِ

ملحق بالمثنیٰ: اس سے مراد وہ الفاظ ہیں جنہیں تثنیہ سے ملا دیا گیا ہو یعنی اس سے مراد وہ اسماء ہیں جو دو پر دلالت کریں مگر ان کا واحد نہ ہو۔

اثنانِ و اثنتانِ (ان کا الف نون ذاتی ہے)

کلا کلتا

جمع: عربی میں اسکو جمعٌ کہتے ہیں۔ جمع وہ لفظ ہے جو دو سے زیادہ (3) کا مفہوم بتائے۔ تین سے لے کر آگے کی تمام تعداد تک جمع ہے۔ (Plural)

جمع بنانے کا قاعدہ: - مفرد/واحد کے لفظ میں کچھ تبدیلی کرنے سے جمع بنتی ہے (i) ون - کسی بھی واحد کے آخر میں ونَ یا ینَ لگانے سے جمع بنتی ہے۔

جیسے مسلمٌ سے مسلمونَ - مسلمینَ

جمع کی صورت میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ کبھی لفظوں میں نظر آتی ہے اور کبھی نظر نہیں آتی۔

(1) **لفظاً تبدیلی:** - جو تبدیلی نظر آتی ہے اسکو لفظاً تبدیلی کہتے ہیں مثلاً - مسلمٌ سے مسلمونَ ، رَجُلٌ سے رِجالٌ

(ii) **تقدیری تبدیلی:** - جو تبدیلی لفظوں میں نظر نہیں آتی اسکو تقدیری کہتے ہیں

مثلاً: فُلْكٌ (کشتی) واحد ، فُلْكٌ (کشتی) جمع

قرآنِ پاک میں یہ لفظ دونوں طرح استعمال ہوا ہے۔

جیسے فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (یٰسین 41:36) میں واحد

وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ (البقرہ 2:164) میں جمع ہے۔

جمع کی اقسام: (1) لفظوں کے اعتبار سے (2) معنی کے اعتبار سے

(1) لفظی ترکیب کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔

جمع کی قسمیں

جمع سالم ― جمع مکسر

جمع سالم: (i) وہ جمع جس میں واحد کا لفظ نہ ٹوٹے بلکہ سلامت رہے۔
یعنی واحد کے حروف کی ترتیب برقرار رہے۔ حرکات اور حروف
برقرار ہوں تو یہ جمع سالم ہے۔ مُسْلِمٌ ۔ مُسْلِمُونَ (Sound Plural)

جمع مذکر سالم (ii) اس میں واحد مذکر کے آخر میں "ونَ" اور "ینَ" کا اضافہ
جمع سالم مذکر کو ظاہر کرتا ہے۔ "ونَ" میں واؤ سے پہلے ضمہ آئے گی
اور "نَ" مفتوح ہوگی۔ جیسے مُسْلِمُونَ

جبکہ "ینَ" میں ی سے پہلے کسرہ ہوگی اور نون (نَ) مفتوح ہوگا
جیسے مسلمِینَ۔

(iii) جمع مونث سالم: اس میں واحد مونث کے آخر کی ۃ کو گرا کر
"ات" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔
جیسے ناصِرَۃ سے ناصِرات

نوٹ: بعض اسمائے مونث کی جمع مذکر کی طرح بنائی جاتی ہے۔
مثلاً سَنَۃٌ کی جمع سِنُونَ یا سِنِینَ آتی ہے۔

جمع سالم بنانے کی شرائط :-

(۱) جمع مذکر سالم :- یہ صرف ان اسماء کی بنتی ہے

(ا) کسی مذکر عاقل کا نام ہو اور تائے تانیث سے خالی ہو۔

جیسے ناصرٌ ---- ناصرون

(ب) اگر تائے تانیث (گول ۃ) آجائے پر مذکر عاقل کی جمع نہیں ہوگی

جیسے اسامۃُ - معاویۃُ - دونوں مذکر ہیں۔

لیکن پھر بھی اسامۃ - وغیرہ کی جمع اسامتون نہیں آئیگی۔

(ج) کسی مذکر عاقل کی صفت ہو اور تائے تانیث سے خالی ہو۔

صادقٌ سے صادقون جمع ہوجائیگی۔

لیکن اگر غیرعاقل کی صفت ہو تو جمع سالم نہیں بنے گی

اور عاقل کی صفت کیساتھ اگر تائے تانیث آجائے تو یہ جمع نہیں بنے گی۔

جیسے علّامۃٌ کی جمع علّاماتٌ آئیگی۔ علّامون نہیں آئیگی۔

(۲) جمع مونث سالم :- یہ صرف ان اسماء کی بنتی ہے

(ا) کسی مونث عاقلہ کا نام ہو۔

(ب) کسی مونث عاقلہ کی صفت ہو۔